تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **ندائے خلافت** لاہور

جلد نمبر4 شمارہ نمبر29 | 13تا19 صفر المظفر 1416ھ 12تا18 جولائی 95ء | خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ : ایک روپیہ

مغرب کا نام نہاد متمدن معاشرہ فطرت کے ساتھ بھونڈا مذاق کر رہا ہے

رائج الوقت نظام کی شکل میں "بھوک پیدا کرنے والی مشین" کو توڑنا انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

قرآن سے رشتہ جوڑ کر ہی امت مسلمہ اپنے عالمی کردار کو ادا کرنے کے قابل ہو سکتی ہے   کفار امت مسلمہ کو گھاس پر پڑی شبنم کی طرح روند رہے ہیں

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ سات روزہ مبتدی تربیت گاہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ انسانیت کی خدمت اور بھلائی کے تین درجے ہیں۔ جن میں سے پہلا وسائل زندگی سے محروم انسانوں کی بنیادی انسانی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ خدمت خلق کا یہ تصور بنیادی انسانی اخلاقیات پر مبنی ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم کی بھی تفریق نہیں کی جاسکتی۔ غیر مسلم دنیا خدمت خلق کے حوالے سے انسانی بھلائی کی حامل گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے جب کہ مسلمان اس سے غافل ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا خدمت خلق کی دوسری سطح کا تعلق دین و ایمان سے ہے۔ جس میں بندگی رب کی دعوت کے ذریعے لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلایا جاتا ہے۔ دین اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہوئے بغیر انسان دنیا اور آخرت میں اپنے مقصد حیات کو پورا نہیں کر سکتا۔ ختم نبوت اور تکمیل رسالت کے بعد دنیائے انسانیت کو اسلام کی دعوت دینا امت مسلمہ کا فرض ہے جس کی ادائیگی کا کٹھن کام بھی درحقیقت خدمت خلق ہی ہے۔ جس سے انسانوں کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتے ہیں۔ اسی عظیم خدمت کو سرانجام دینے کے لئے صوفیائے کرام نے اپنا گھر بار چھوڑ کر نقل مکانی اختیار کی۔ انہوں نے کہا خدمت خلق کی سب سے اونچی اور اعلیٰ ترین سطح دنیا میں رائج استحصالی ظالمانہ اور "انسان دشمن" نظام کے خاتمے کی جدوجہد ہے۔ موجودہ نظام کی وجہ سے امیر امیر تر اور غریب مزید غربت اور پسماندگی سے دوچار ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا استحصالی نظام کی شکل میں موجود "بھوک پیدا کرنے والی مشین" کو توڑنا انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اسلام کے عادلانہ نظام کو رائج کر کے "مجسم ظلم" پر مبنی نظام کو ختم کرنے سے خدمت خلق کے تمام مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا نیکی اور بھلائی کا عملی مظہر ضروریات زندگی سے محروم لوگوں پر مال و دولت کا خرچ کرنا ہے۔ چنانچہ انسان کی عملی نیکی کا اظہار انسانی ہمدردی ہی سے ہوتا ہے۔ اگر ہمارے اندر انسانوں کی خدمت اور بھلائی کا جذبہ موجزن نہ ہو تو یہ ایک بڑے خطرے کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا اللہ سے محبت کرنے والے شخص کو لازماً اس کی مخلوق سے بھی محبت کرنا ہوگی کہ تمام مخلوق اللہ کے کنبے اور خاندان کی مانند ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا رحمت خداوندی کے بغیر بڑے سے بڑا نیک اور متقی شخص بھی محض اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جا سکتا۔ مخلوق خدا کی بھلائی اور ہمدردی کے بغیر رحمت خداوندی کا حصول ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا رحمت خداوندی کے بغیر جہنم سے چھٹکارا اور جنت میں داخلہ نہیں ہو سکتا۔

انہوں نے کہا مثالی مسلمان نہ تو خود کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو ظالموں کے حوالے کرتا ہے۔ مظلوموں اور محروموں کو ان کا حق دلا کر ان کی مدد کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اخروی زندگی میں نور ایمان عطا کرے گا۔

☆☆☆

(پ ر) پاکستان ریلوے ہائی سکول لاہور کے زیر اہتمام 40 روزہ سمر کیمپ کی تقریب تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ قرآن مجید انسان کے دل میں سوز و گداز پیدا کر کے اسے آسمانی ہدایت سے فیض یاب ہونے کے قابل بنا دیتا ہے۔ آج کا انسان مال و دولت اور اقتدار کے حصول کی ہوس میں حسد اور تکبر جیسی بیماریوں کا شکار ہو چکا ہے۔ صوفیا کرام نے انہی روحانی بیماریوں کو لوگوں کے دلوں سے نکالنے کی کامیاب کوشش کی۔ انسان کے سینے میں موجود نفسانی عوارض کے لئے قرآن مجید ہی نسخہ شفاء ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا انسان کو دنیا میں دو طرح کی راہنمائی کی ضرورت ہے جس میں سے ایک عقلی و علمی جب کہ دوسری عملی راہنمائی ہے۔ انسانی تمدن کے مسائل انتہائی مشکل اور پیچیدہ ہیں جن میں تین بڑے مسائل ایسے ہیں جنہیں انسان محض اپنی عقل اور معلومات سے حل نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا ان میں سے ایک مسئلہ عورت اور مرد کے مابین حقوق و فرائض میں باہمی توازن کا ہے۔

انسانی تمدن میں عورت کی حیثیت کو کبھی تو اس حد تک گرا دیا گیا کہ اسے "لونڈی" بنا کر جوتی کی نوک پر رکھ دیا گیا یا اب اسے ہر قسم کی آزادی دے کر قلوپطرہ بنا کر تاج و تخت کی زینت بنا دیا گیا۔ عورت مرد کے احساس و جذبات کا ادراک نہیں کر سکتی جب کہ مرد عورت کی نفسیات کا لحاظ کرنے سے قاصر ہے۔ عورت اور مرد کا خالق ہی دونوں متضاد اصناف کے لئے موزوں نظام کار بنا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا انسانی تمدن کا دوسرا بڑا مسئلہ فرد اور ریاست کے مابین حقوق و فرائض کی تقسیم ہے۔ مغربی تمدن نے فرد کو اس حد تک آزادی دے رکھی ہے کہ دو مرد شادی کے ذریعے شوہر اور بیوی کا روپ اختیار کر لیتے ہیں' آج کا نام نہاد متمدن معاشرہ فطرت کے ساتھ بھونڈا مذاق کر کے دو عورتوں کو "میاں اور بیوی" کی حیثیت سے رہنے کے حق کو تسلیم کر چکا ہے۔

انسانی تمدن کا تیسرا مسئلہ سرمائے اور محنت کے مابین توازن کا قیام ہے۔ کارخانوں کے مالک سرمایہ داروں کو کیا معلوم کہ مزدوروں کے بیمار بچے دوائی سے بھی محروم رہ کر مر جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا اسی طرح اگر زمام کار مزدور کے ہاتھ میں دے دی جائے تو وہ بھی کسی بادشاہ سے کم "حیلے باز" نہ ہو گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا انسان اگرچہ فطرت کی طرف سے عطا کردہ صلاحیتوں کی بنا پر خدا کے سامنے جواب دہ ہے مگر "خورشید رسالت" کی وجہ سے معمولی صلاحیت کا حامل انسان بھی راہ ہدایت تلاش کر لیتا ہے۔

انہوں نے کہا آج کا انسان دولت اور اقتدار مل جانے پر پھولے سے نہیں سماتا جب کہ ہمیں انسانوں کے نام خدا کے آخری پیغام قرآن مجید کی خالص اور مکمل ہدایت کی خوشی منانی چاہئے۔ انہوں نے کہا قرآن پر عمل کر کے صحابہ کرامؓ نے دنیا میں سربلندی کا مقام حاصل کیا جب کہ آج امت مسلمہ اسے ترک کرنے کی وجہ سے عالمی سطح پر ذلت و رسوائی سے دوچار ہے اور امت مسلمہ کو گھاس پر پڑی ہوئی شبنم کی طرح کفار اپنے قدموں تلے روند رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مسائل اور مشکلات کا حل قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے۔ انہوں نے کہا آج کے تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان کو قرآن کی طرف راغب کرنے کی ضرورت ہے۔ جدید سائنسی علم کی وجہ سے دنیوی علم کی آنکھ تو کھل گئی ہے مگر دینی علم کی آنکھ بدستور بند ہے جس کی

باقی صفحہ 4

آہ اقتدار احمد

۲۲ر جون ہفت روزہ ندائے خلافت کے پرچے میں جب یہ پڑھا کہ مدیر ندائے خلافت جناب اقتدار احمد مختصر علالت کے بعد عالم آخرت کا سفر کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اک عجیب سا احساس زیاں محسوس ہوا جیسے ہم سے متاع عزیز چھن گئی ہو یا جیسے اندھیرے راستے میں کسی محافظ کا ہاتھ' ہاتھ سے' چھوٹ گیا ہو۔ رفیق محترم جناب پروفیسر واصل محمد صدیقی صاحب نے پر خلوص خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار احمد مدیر ندائے خلافت اسلام کے عظیم سپوت تھے۔ انہوں نے پہلے ندا کے نام پر ہفت روزہ جریدہ نکالا جس میں خصوصیت سے کبھی عریانی' فحاشی والی فوٹو نہیں چھاپی اور نہ ہی کسی حوا کی بیٹی کی تصویر رسالے کے چمکانے کے لئے چھاپی۔ اس لئے ڈیرہ تنظیم اسلامی کے رفقاء نے مرحوم کی صحافتی اور دینی خدمات کو بہت سراہا۔ فاضل مقرر نے کہا کہ آپ متقی انسان ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ادیب اور اچھے نقاد تھے۔ انہوں نے اس وقت قلم اٹھایا جب ڈاکٹر اسرار احمد بانی تنظیم اسلامی کی تحریک کو ان کے تعاون کی سخت ضرورت تھی چنانچہ وہ ہر معاملے میں نہ صرف مددگار رہے بلکہ اپنے پرچے ندا کو "ندائے خلافت" میں بدل کر یہ شعور اجاگر کیا کہ۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اس وقت جب کراچی میں وہی حالات پیدا ہو رہے ہیں جو سال 1970ء کے عشرہ میں مشرقی پاکستان کے تھے آپ کی ندا نے بروقت حکومتی حلقوں کو آگاہ کیا بلکہ عوامی شعور پیدا کرنے میں بھی پورا شعور ادا کیا۔

آخر پر تنظیم کے حافظ محمد فرید نے اختتامی کلمات پر تقریب کا دعا سے اختتام کیا اور فیصلہ کیا کہ اپنے جذبات سے ڈاکٹر صاحب کو بھی مطلع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ پس ماندگان کو صبر عظیم عطا فرمائے اور انہیں جنت میں بلند مقام عطا کرے آمین۔ رفقائے تنظیم کے احباب: سید محمد اقبال شاہد' مصطفیٰ کمال' شاہجہان اور ہمارے نئے شاگرد عزت اللہ خان گنڈہ پور' حافظ محمد فاروق' چودھری معراج الدین نے شرکت کی۔

☆☆☆

محترم برادرم ڈاکٹر اسرار احمد

السلام علیکم مزاج بخیر۔ گزشتہ دنوں آپ کے محترم بھائی اقتدار احمد کی اچانک وفات کا سن کر بہت دکھ ہوا۔ مرحوم تحریک خلافت کے معاونین کے لئے ایک شفیق انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ہم تمام معاونین تحریک خلافت "کلا" کے دوستوں جن کے نام درج ذیل ہیں کی طرف سے تعزیتی پیغام قبول فرمایئے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

منجانب ملک سعید احمد' عطا مند کلیائی' ماسٹر ممتاز احمد' محمد یونس احمد زئی اور ملک جاوید اقبال کھر

رفقائے حلقہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

"احباب" کے لئے دو روزہ تربیت گاہ

حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام احباب کے لئے مرکزی دفتر تنظیم اسلامی میں تربیت گاہ منعقد ہوگی۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء ذاتی رابطہ میں آنے والے احباب کو شرکت کے لئے آمادہ کر کے تنظیم کے فکر سے متعارف کروا سکتے ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ دو روزہ تربیت گاہ میں شمولیت کے لئے جمعہ 14 جولائی کو صبح 8 بجے مرکزی دفتر تنظیم اسلامی 67-A علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور پہنچ جائیں۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

ہماری اقتصادیات

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

یکم جولائی 1995 سے وطن عزیز کے اقتصادی سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ 96-1995 کا بجٹ پاس ہونے سے ڈیڑھ دو ماہ قبل دانشوران قوم ان مباحث میں مصروف رہے کہ بجٹ کیسا ہونا چاہئے۔ ماہرین اقتصادیات نے اپنی اپنی تجاویز پیش کیں۔ اکابرین سیاست نے اپنے اپنے مطالبات گنوائے۔ اپنوں نے متوقع خوشحالی کے مژدے سنائے اور غیروں نے برے دن آنے کی خبر دی۔ حکومت کے کارندے بند کمروں میں اعداد و شمار کے گورکھ دھندے خوش نما بنانے میں لگے رہے۔ مشیر بے نظیر تقریر کا حسن نکھارنے میں اور وزیر باتدبیر تقریر پڑھنے کی مشق میں مصروف رہے۔ بجٹ پیش ہوا' پاس ہوا اور یوں تنقید و تنقیص کے دور کا آغاز ہوا۔ "کہا تھا نا کہ ایسا ہی ہو گا"۔ "اس حکومت سے خیر کی توقع کہاں"۔ "غریب کی کمر ٹوٹ جائے گی"۔ "گھر کے چولہے ٹھنڈے پڑ جائیں گے"۔ "مہنگائی اور بڑھ جائے گی"۔ "تعلیم کی طرف دھیان نہیں"۔ "منی بجٹ آئے گا"۔ ہماری یادداشت نے کہا کہ یہ تنقیدی جملے تو کچھ مانوس سے معلوم ہوتے ہیں۔ ہم نے اڑتالیس سالہ قومی زندگی میں مارشل لاؤں کی بدولت چوبیس سالہ سیاسی ہچکولوں میں ہر بجٹ سے قبل مباحثوں اور بجٹ کے بعد تنقید و تنقیص کی اخباری رپورٹوں پہ نظر ڈالی تو واقعی ہر بار ایک ہی جیسے مفہوم کے حامل کلمات دکھائی دیئے۔ سوچنے لگے آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ کیا ہم اس ضمن میں بھی محض رسمی لفاظیت کا شکار ہیں یا واقعی کسی منتخب حکومت کو کبھی عوام مقبول بجٹ بنانا نصیب نہ ہوا۔ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ملک بھر میں واپڈا کی جانب سے بجلی کی شرح کے اضافے کی خبر آسمانی بجلی کی کڑک کی مانند پھیلی اور لوگ سر پیٹنے لگے۔ مگر یہ کون لوگ ہیں جو سر پیٹ کر دم گھٹے بیٹھے ہیں۔ یہ قوم کے میانہ درجے کے سفید پوش لوگ ہیں جو قانون کا احترام کرتے ہیں' کسی خوف کے مارے نہیں بلکہ اخلاقی فریضہ کے طور پر۔ یہ مین تار پر کنڈی ڈال کر بجلی کے چولہوں پر کھانا نہیں پکاتے۔ واپڈا کے اہلکاروں کی ملی بھگت سے ہر ماہ بجلی کا میٹر الٹا نہیں چلواتے اور نہ ہی دھڑلے سے ناجائز کنکشن لے کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ انہیں سرکاری مراعات کے طور پر فری بجلی نہیں دی جاتی۔ بلکہ یہ تو ہر ماہ بجلی کا بل باقاعدگی سے ادا کرنے والے لوگ ہیں۔ انہیں فتنہ پردازی کا شغف بھی نہیں۔ عدل و انصاف کی رکھوالی کا دعویٰ کرنے والے وکلاء نے تو چیف سیکرٹری پنجاب کے دفتر پر ہلہ بول کر ایسی توڑ پھوڑ کی کہ حکومت نے گھٹنے ٹیک کر ایکسائز ڈیوٹی واپس لینے کا اعلان کر دیا۔ وکلاء نے اپنی بدعملی پر معذرت کر لی تو حکومت نے اسسٹنٹ کمشنر کے تبادلے کا مطالبہ مان لیا اور یوں دونوں فریق اپنی اپنی جگہ کامیابی پہ نازاں ہیں۔ کلرک اپنے احتجاجی پروگرام میں کب اور کتنے کامیاب ہوتے ہیں یہ تو کوئی درویش بابا ہی بتا سکے گا البتہ ہر طبقہ بجٹ کے دیئے دکھ اسی طرح تو دور کروانے سے رہا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سنجیدہ غور و فکر سے مسئلے کا تجزیہ کیا جائے اور قومی سطح پر مناسب لائحہ عمل اختیار کرتے ہوئے خوشحالی کی راہ اختیار کی جائے۔ دو باتیں نوٹ کرنے کے لائق ہیں۔ اول یہ کہ بجٹ ملک کی پوری معیشت پر محیط نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق ملک کی اس دولت سے ہوتا ہے جو براہ راست حکومت کے تصرف میں ہو۔ پاکستان میں بجٹ پوری معیشت کے تقریباً بیس فیصد پر محیط ہے۔ لہٰذا صرف بجٹ ہی کے بارے میں روتے رہنا کافی نہیں۔ اور بھی بہت سے پہلو ہیں جن پر توجہ کی ضرورت ہے بلکہ زیادہ توجہ درکار ہے۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ پاکستان میں 20% فیصد لوگ ملک کی 80% دولت پر قابض ہیں۔ یعنی باقی اسی فیصد لوگوں کو ملک کی بیس فیصد دولت پر ہی گزارہ کرنا ہوتا ہے۔ رضاکارانہ تقسیم زر کا ہمارے ہاں کوئی لائق ذکر عمل نہیں۔ زکوٰۃ کا حکومتی نظام محض ڈھونگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قوم کے پچیس فیصد لوگ بین الاقوامی معیار کے مطابق مفلسی کی آخری حد سے بھی نیچے کی ذلت بھری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یقین نہ آئے تو گندے نالوں کے دونوں کنارے بسنے والے لوگوں کی حالت زار کا ملاحظہ کرنے کے لئے ناک پر کچھ دیر ریشمی رومال رکھ کر زحمت گوارا کر لیجئے۔ یہ لوگ بھی اسی رب کی مخلوق ہیں جس کی مخلوق کھاتے پیتے لوگ ہیں۔ یہ اس لئے نادار نہیں کہ نااہل ہیں بلکہ محض اس لئے کہ ملک کے بااثر لوگ ان کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالے ان کا خون چوسنے میں مگن ہیں۔ ملک میں قابل ٹیکس آمدنی والوں کی تعداد ساڑھے چھ کروڑ کے لگ بھگ ہے جب کہ صرف گیارہ لاکھ ٹیکس گزار ہیں۔ تعلیم و صحت سے متعلق جتنا کم کہا جائے اتنا ہی بہتر ہو گا۔ کہاں گئے انجمن حمایت اسلام اور گنگارام ہسپتال جیسے ادارے قائم کرنے والے؟ اب تو ہر سو کھال کھینچ ادارے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ یہ طبقاتی کشمکش اور اس کے نتیجے میں ابھرنے والی نفرت کی نرسریاں ہیں۔

دوسری نوٹ کرنے کی بات یہ ہے کہ اجتماعی مسائل کا حل اجتماعی جدوجہد میں ہے۔ آج کل معاشرے کا بگاڑ زبان زد عام ہے۔ یہ شکوہ ہم صرف ذاتی ذمہ داری سے فرار کے جواز کے طور پر کرتے ہیں۔ جو شخص معاشرے کی سدھار کے لئے کچھ نہیں کرتا بلکہ اپنے تئیں بگاڑ کا باعث بنا ہوا ہے اسے شکایت کرنے کا حق ہی کیا ہے۔ وہ تو خود مجرم ہے۔ اسے اپنی کوتاہی کا رونا رونا چاہئے۔ ہماری اقتصادی صورت حال کی اصلاح کے لئے بہت سے کام کرنے کے ہیں لیکن اگر ہم مندرجہ ذیل دو باتوں کی طرف خلوص نیت سے دھیان دیں اور ہر فرد اپنی جگہ اپنی بساط کے مطابق اپنا فرض سمجھتے ہوئے اپنا رول ادا کرے تو ہم بھی ترقی کی منازل تیزی سے طے کر سکتے ہیں بلکہ شاید بہت سوں کی نسبت جلد طے کر پائیں۔ اللہ رب العزت نے ہمیں بے شمار وسائل سے نوازا ہے۔ ان کے صحیح ادراک اور مخلصانہ استعمال کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ کفایت شعاری کی روایت کو پھر زندہ کریں۔ جتنی چادر اتنے پاؤں پسارنے کی عادت کو لوٹائیں تاکہ ہماری معیشت استوار ہو۔ معیشت استوار ہو گی تو قومی زندگی خوش حال ہو جائے گی۔ اس ضمن میں امراء کو پہل کرنا ہو گی۔ فیشن انہیں کے ہاں جنم لیتا ہے' عوام تو ان جیسا کرنے کی کوشش میں مارے جاتے ہیں۔ کفایت شعاری سے بہت سی اخلاقی بیماریاں از خود دم توڑ جائیں گی۔ دوسرا کام کرنے کا یہ ہے کہ من حیث القوم کام چوری کی عادت یکسر ختم کر دی جائے۔ جہاں آجر کے لئے لازم ہے کہ وہ اجیر کو اس کا حق بر وقت بن مانگے ادا کر دے وہاں اجیر کو بھی دیانتداری سے بن نگرانی اپنا فرض پورا کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں صرف مزدور طبقہ ہی مورد الزام نہیں بلکہ ہماری اکثریت کا تشخص کام چوری ہے۔ سرکاری دفاتر ہوں یا نجی ادارے' افسر ہوں یا ماتحت' وقت کا زیاں ہمارا شیوہ ہے۔ یاد رہے وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ وقت کی قدر کرنے والے آسمان پہ کمندیں ڈالتے ہیں اور وقت کی قدر نہ کرنے والے ان کے بھیک منگتے ہیں۔

غربت و مفلسی انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حلقہ لاہور ڈویژن کی دعوتی سرگرمیاں

فرید ٹاؤن ساہیوال میں دو روزہ پروگرام

۲۳ جون صبح نماز فجر کی ادائیگی اور ناشتے کے بعد حجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) اور ساہیوال کے لئے چھ چھ رفقاء پر مشتمل ۲ جماعتیں اپنی اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئیں۔ (حجرہ شاہ مقیم کی رپورٹ ندائے خلافت میں شائع ہو چکی ہے) ناظم حلقہ جناب محمد اشرف وصی نے دونوں جماعتوں کو خصوصی ہدایات کے ساتھ رخصت کیا۔ ہماری جماعت کے امیر لاہور شمالی کے نائب امیر جناب محمد طارق جاوید نامزد ہوئے۔ دیگر شرکاء میں ڈاکٹر محمد یونس طور' ہشام بخاری' جاوید اختر' وقار نسیم اور شکیل احمد شامل تھے۔

عوامی سفر کا ذریعہ استعمال کرتے ہوئے دوپہر بارہ بجے کے قریب ہمارا قافلہ فرید ٹاؤن ساہیوال پہنچ گیا جہاں رفیق مکرم جناب احمد رضا برکی ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ چند لمحے آرام کرنے کے بعد باہمی تعارفی نشست ہوئی اور آئندہ کے دعوتی و تربیتی پروگراموں کا نظام الاوقات تیار کیا گیا۔ حسب پروگرام مقامی جامع مسجد میں جناب رضا احمد برکی نے درس قرآن دیا۔ درس کے اختتام پر بعد نماز مغرب ہونے والے درس قرآن کا اعلان کیا گیا۔ نماز عصر کے بعد مقامی ساتھیوں کے تعاون سے قرب وجوار کے علاقے میں دعوتی گشت کا عمل کیا گیا۔ بعد نماز مغرب جناب شکیل احمد نے سورہ شوریٰ کی روشنی میں اقامت دین کی فرضیت اور ہماری ذمہ داریوں کے حوالے سے تفصیلی خطاب کیا۔ نماز عشاء کی ادائیگی اور عشایئے سے فراغت کے بعد آرام کے لئے اجازت مل گئی۔

دوسرے دن نماز فجر کے بعد رفیق مکرم جناب ہشام بخاری نے سورہ والعصر کی روشنی میں درس قرآن دیا۔ ناشتے سے فراغت کے بعد تین گھنٹے دورانیے پر مشتمل تربیتی نشست ہوئی جسے بڑے ہی احسن انداز سے امیر قافلہ طارق جاوید صاحب نے سرانجام دیا۔ نماز ظہر کے بعد مسجد بلال میں برکی صاحب کا درس قرآن مجید ہوا' رفیق موصوف نے عام فہم انداز میں اقامت دین کی دعوت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ مسجد کے امام صاحب جناب ابو سفیان بشیر احمد جو کہ امیر محترم کے ہم عصروں میں سے ہیں' نے ہماری ان الفاظ سے پذیرائی کی کہ "آپ لوگ میرے یار کے یار ہیں"۔ بعد نماز عصر مسجد عزیزیہ جس کا سنگ بنیاد امیر محترم نے رکھا تھا' میں شکیل احمد نے سورہ حج کے آخری رکوع کی روشنی میں درس قرآن دیا۔

دو روزہ پروگرام میں رفیق محترم جناب رضا احمد برکی نے جس انداز سے ہماری میزبانی کی اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ بھی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کے لئے محنت و کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرتب: محمد یونس طور

حلقہ شمالی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

دورہ فتح جنگ

حلقہ شمالی پنجاب میں بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں ابھی تک تنظیم اسلامی کی دعوت نہیں پہنچ سکی۔ چنانچہ اس وقت ایک موقع میسر آیا جب موضع ملال تحصیل فتح جنگ سے تعلق رکھنے والے رفیق تنظیم جناب احمد خان صاحب جو عرصہ بیس سال سے کراچی میں مقیم ہیں' پچھلے دنوں واپس اپنے علاقے میں تشریف لائے اور اپنی آمد کے ساتھ ہی اپنے تنظیمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حلقہ سے رابطہ کر کے ناظم حلقہ کو فتح جنگ کے دورے کی دعوت دے دی۔ چنانچہ دورے کا پروگرام ترتیب دیا گیا اور ۳۰ جون بروز جمعہ کو چھ رفقاء پر مشتمل قافلہ فتح جنگ روانہ ہوا۔ جس میں ناظم' نائب ناظم' معتمد دفتر کے علاوہ محمد طفیل گوندل صاحب' رؤف اکبر صاحب اور محمد طاہر صاحب شامل تھے۔

رفقاء کا قافلہ فتح جنگ پہنچ گیا جہاں پر احمد خان صاحب قافلہ کے منتظر تھے۔ تمام رفقاء ان کے گھر چلے گئے جہاں دن بھر کے لئے لائحہ عمل کے لئے مشورہ ہوا۔ ناظم حلقہ کا موضع ملال میں خطاب جمعہ طے تھا۔ مشورہ کے مطابق مقامی طور پر احباب سے ملاقاتوں کا پروگرام طے کیا گیا۔

ایک مقامی ساتھی عابد الرحمٰن صاحب کے ساتھ راقم نے ملاقات کی۔ موصوف تنظیمی فکر سے کسی حد تک واقف ہیں۔ ان سے بھی عصر کے بعد ملاقات طے کی گئی۔ ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان صاحب حسب پروگرام خطاب جمعہ کے لئے احمد خان صاحب کے ہمراہ موضع ملال روانہ ہو گئے۔ باقی رفقاء نے مختلف مساجد میں پمفلٹس کی تقسیم کے لئے روانہ ہو گئے۔ "نظام خلافت کی برکات" نامی پمفلٹس کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ لوگوں نے تحریر میں خوب دلچسپی تمام لوگوں کی تقریباً ایک ہی رائے تھی کہ جب تک نظام تبدیل نہیں ہو گا اس ملک کی تقدیر نہیں بدل سکتی اور دوسرے یہ کہ اگر تمام علماء اکٹھے ہو جائیں تو شاید انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ ایک جگہ پر بیٹھ کر مقامی لوگوں نے نظام کی تبدیلی پر تبادلہ خیال بھی کیا اور تنظیم اسلامی کی فکر سے اتفاق کیا۔

رفقاء نے مساجد سے واپسی پر رہائش گاہ پر کچھ دیر آرام کیا' تقریباً پانچ بجے شمس الحق اعوان صاحب موضع ملال سے خطبہ جمعہ کے بعد واپس آگئے اور نماز عصر کے لئے مکی مسجد کی طرف روانگی ہوئی۔ مسجد میں پہنچتے ہی امام مسجد جناب عبدالکریم عابد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ساتھیوں نے نماز عصر کے بعد درس قرآن کی پیشکش کی جو مولانا صاحب نے قبول کی۔ نماز کے بعد ناظم حلقہ شمس الحق اعوان صاحب نے سورہ والعصر پر درس دیا اور کامیابی کے کم از کم معیار کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ ان چاروں لوازم نجات میں سے کسی ایک کی عدم ادائیگی پر نجات کا وعدہ نہیں ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ملکی سطح پر اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کی خلاف ورزی پر آج ہم بے شمار مسائل کا شکار ہیں جن کا واحد حل اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کرنے میں پوشیدہ ہے۔ سامعین نے درس بڑی دلجمعی سے سنا۔ درس کے اختتام پر مولانا عبدالکریم صاحب نے حاضرین کی تواضع مشروب سے کی۔ یہاں بھی پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ تنظیم کے ابتدائی لٹریچر کا ایک سیٹ مولانا صاحب کو پیش کیا گیا۔ پہلے سے طے شدہ ملاقات کے لئے ایک ساتھی عابد الرحمٰن صاحب' جن کا اوپر ذکر ہوا ہے موجود تھے۔ عابد الرحمٰن صاحب نے کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ سے باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ آج کل موصوف فتح جنگ میں ایک سکول چلا رہے ہیں۔ بڑے صالح نوجوان ہیں۔ انہوں نے تنظیم کے کام کے لئے فتح جنگ میں ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ جس پر فتح جنگ میں مزید رابطے کا فیصلہ کیا گیا۔

مرتب: ریاض حسین
نائب ناظم حلقہ

جب کسی معاشرے میں ناچنے اور گانے والیاں عام ہو جاتی ہیں۔

جب کسی معاشرہ میں ناچنے اور گانے والیاں عام ہو جاتی ہیں اور وہ قوم کے دل ودماغ پر چھا جاتی ہیں' انہیں عزت واحترام ملنا شروع ہو جاتا ہے اور انہیں حکمرانوں کے نزدیک اہمیت حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے تو اس معاشرے اور قوم کا بدترین بگاڑ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ وہ قوم زوال پذیر ہو کر تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتی ہے۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ جب شرابیں پی جائیں گی ناچنے گانے والی عورتیں اور آلات موسیقی عام ہو جائیں گے تو پھر تمہیں چاہیے کہ تیز سرخ آندھی' زلزلے' زمین میں دھنسنے' صورتوں کے مسخ ہو جانے' پتھروں کے برسنے اور دیگر علامات کا انتظار کرو جو پے درپے سامنے آتی چلی جائیں گے۔ ایک اور موقع پر فرمایا "میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر پئیں گے ان کے سروں پر باجے بجیں گے اور سامنے گانے والی عورتیں ہوں گی۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے گا"۔

لاہور شمالی کا ایک روزہ پروگرام

(نمائندہ خصوصی) لاہور۔ تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے زیر اہتمام 21ر جولائی بروز جمعہ جامع مسجد رضویہ حنفیہ لاریکس کالونی گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں شمالی تنظیم میں شامل تمام رفقاء شرکت کریں گے۔

کارنر میٹنگ

21ر جولائی بعد نماز مغرب چوک گوندی پیر گڑھی شاہو میں لاہور شمالی کے تحت ایک دعوتی کارنر میٹنگ منعقد ہو گی' جس میں تنظیم شمالی کے اکابرین خطاب کریں گے۔

قرآن کالج میں معاشیات کے استاد کی فوری ضرورت ہے۔

مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیر انتظام قرآن کالج لاہور میں معاشیات کے استاد کی آسامی خالی ہے جو ایک سال کے عرصے کے لئے ہو گی۔
نوٹ: (تنظیم کے رفقاء کو ترجیح دی جائے گی۔)
اپنی درخواست بمع کوائف پرنسپل قرآن کالج 191-A اتاترک بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور کے نام ارسال کریں۔

لاہور وسطی کے تحت ایک روزہ پروگرام

(نمائندہ خصوصی) لاہور۔ تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام 20ر جولائی بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد فیض سنت نگر لاہور میں ہو گا۔ وسطی تنظیم میں شامل تمام رفقاء کی شرکت لازم ہے۔

سات روزہ مبتدی تربیت گاہ.....ایک بھرپور جائزہ

حماد خالد فیاضی

خام ہے جب تک ہے مٹی کا اک انبار تو
پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو

کردار کی اس مطلوبہ پختگی کے حصول کے دو ہی طریقے ممکن ہیں۔ ایک تجربہ اور دوسرا تربیت۔ تجربہ میں آپ تمام عمر صرف کرتے ہیں' در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں' زندگی کے تلخ حقائق کا سامنا کرنے کے بعد ان سے کچھ نتائج اخذ کرتے ہیں' کچھ اصول مرتب کرتے ہیں' جنہیں آپ اپنی زندگی کا حاصل یا نچوڑ کہتے ہیں۔

دوسری طرف تربیت ہے جس میں کچھ وقت صرف کر کے آپ دوسروں کے تجربات اور ان کے حاصل زندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہی بنیادوں پر جوان امنگوں اور تمامتر توانائیوں کے ساتھ میدان عمل میں کود پڑتے ہیں۔

بلاشبہ اہمیت تو تجربہ کی بھی ہے لیکن فوقیت تربیت ہی کو حاصل ہے اور رہے گی۔ اور پھر کون بدبخت ہے جو قرآن وسنت کو نظر انداز کرتے ہوئے اصول زندگی خود وضع کرنے کی جسارت کر سکے اور بالفرض کرے گا بھی تو نتیجتاً تمام عمر ضائع کرنے کے بعد بھی ان نتائج تک نہیں پہنچ پائے گا جو کتاب اللہ میں درج ہیں۔ اسی لئے تربیت کا طریقہ معروف بھی ہے اور عملاً رائج بھی۔

تنظیم اسلامی نے بھی اپنے نئے رفقاء کو تجربہ کے میدان میں یک وتنہا چھوڑنے کے بجائے تربیت کا طریقہ کار اپنایا ہے۔ مبتدی تربیت گاہ میں قرآن وسنت کی روشنی میں نئے رفقاء کے شخصی وانفرادی کردار کو پختہ کرنے کا التزام کیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ یہ تربیت گاہ (جو کہ رفقاء کی تعداد کے اعتبار سے بہت زرخیز تھی۔ ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی) لاہور میں 30 جون تا 6 جولائی 95ء منعقد ہوئی۔ جمعہ کے دن مسجد دار السلام میں امیر محترم کا خطاب سننے کے بعد رفقاء مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو روانہ ہوئے۔ تربیت گاہ کا باقاعدہ آغاز بعد نماز عصر ہوا۔ ناظم تربیت رحمت اللہ بٹر صاحب نے درس حدیث کے بعد رفقاء تنظیم کو خوش آمدید کہا اور نظام تربیت کی اہمیت واثرات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد رفقاء کے مختصر تعارف کا سلسلہ شروع ہوا جس سے معلوم ہوا کہ ملک بھر سے تقریباً 70 رفقاء اس تربیت گاہ میں شامل ہوئے۔

مغرب کی نماز کے بعد "تنظیم اسلامی کا تعارف اور اسلام کا انقلابی منشور" نامی کتابچہ تقسیم کیا گیا اور اس عنوان کے تحت امیر محترم کی ویڈیو کیسٹ دیکھی گئی۔ کثیر تعداد کے سبب ساتھیوں کو نماز کے دوران' کھانے کے اوقات میں اور رات کو کافی پریشانی کا سامنا رہا لیکن آفرین ہے کہ کسی بھی رفیق کی زبان پہ کوئی شکوہ نہ تھا۔ ہر ایک کے دل میں ایک لگن تھی' ایک جذبہ تھا اور پھر یوں بھی مصائب وتکالیف تو تربیت کا حصہ ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ساتھیوں کی امید اس وقت بر آئی جب اگلے دن نماز فجر کے بعد بٹر صاحب نے قیام و تربیت کا اعلان بالترتیب قرآن اکیڈمی اور قرآن آڈیٹوریم میں کیا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی رفقاء میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی کیونکہ اب امیر محترم کی ہمسائیگی میسر آنے والی تھی۔

رفقاء کو قرآن اکیڈمی میں قیام کا جو فائدہ ہوا ان میں ایک تو امیر محترم کے خاندان سے تعارف حاصل ہوا' ناظم اعلیٰ اور دیگر اکابرین سے ملاقاتیں میسر آئیں' لائبریری کی موجودگی سے تربیت کا ایک اہم مقصد (یعنی فارغ اوقات کو کام میں لانا) ممکن ہو سکا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر نماز میں اگرچہ امیر محترم سے بالمشافہ ملاقات تو ممکن نہیں تھی لیکن "نگاہوں کی پیاس" صرف بجھائی ہی نہیں گئی بلکہ ملتزم تربیت گاہ تک کے لئے stock بھی کر لی گئی۔

تربیت کا پروگرام کچھ اس طرح مرتب کیا گیا تھا کہ رفقاء کے اوقات کو زیادہ سے زیادہ کام میں لاکر ان پر دعوتی فکر کا ہر پہلو سے واضح کر دیا جائے۔ سات روز تک رفقاء جن معمولات پہ پابند رہے ان کا مختصر خاکہ درج ذیل ہے۔

☆ ڈھائی تین بجے نوافل تہجد کی ادائیگی کے لئے بیدار کر دیا جاتا تھا۔
☆ اذان فجر سے پندرہ منٹ قبل روزانہ ایک دعا مسنونہ ساتھیوں کو یاد کروائی جاتی۔ یہ فریضہ بٹر صاحب سرانجام دیتے رہے۔
☆ تلاوت قرآن پاک اور نماز فجر کی ادائیگی۔
☆ بعد نماز فجر تجوید کی کلاس جس کی ذمہ داری حافظ ابراہیم پر رہی۔

وقفہ اور ناشتے کے بعد ساتھی قرآن آڈیٹوریم روانہ ہوتے جہاں کا نظام العمل کچھ اس طرح تھا۔

8:30 تا 9:30 اقامت دین اور التزام جماعت عقلی وفکری لحاظ سے۔ (غلام محمد صاحب معتمد عمومی)

9:30 تا 10:30 اسلامی جماعتوں کا کردار اور ان کا تنقیدی تجزیہ۔ تحریک شہیدین' تبلیغی جماعت' جماعت اسلامی' اخوان المسلمون (حافظ محمد اقبال صاحب معاون ناظم تربیت)

11:00 تا 12:00 حقیقت جہاد (ڈاکٹر اسرار احمد بذریعہ آڈیو کیسٹ)

12:00 تا 1:00 اسلام کے مذہبی پہلو۔ عقائد' عبادات' رسوبات کا تفصیلی جائزہ (رحمت اللہ بٹر صاحب)

بعد نماز ظہر کھانا اور پھر عصر تک وقفہ برائے آرام۔

نماز عصر کے بعد ابتدائی تین دن تک رفقاء کا تفصیلی تعارف جاری رہا جس سے اقامت دین کی راہ میں رفقاء کے مصائب ومشکلات اور ان کی استقامت کے احساس نے جذبہ ایمانی کو گرما دیا۔ نماز مغرب کے بعد امیر محترم کی وڈیو کیسٹ "اسلامی انقلاب کا منشور" کا سلسلہ جاری رہا۔ رفقاء عشاء کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر چہل قدمی کرتے اور جلد از جلد سونے کی کوشش کرتے جس میں کافی دیر لگتی۔

تربیت گاہ سے تنظیم کے جن اکابرین نے وقتاً فوقتاً خطاب کیا ان میں:

۱) امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب (سوال و جواب)
۲) نائب امیر تنظیم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب (اسلام اور پاکستان)
۳) ناظم اعلیٰ عبدالرزاق صاحب (نظام خلافت۔ کیا' کیوں' کیسے۔ مجلس مشاورت اور اختلاف کے حقوق وآداب)
۴) معتمد عمومی چودھری غلام محمد صاحب (مطالعہ نظام العمل)
۵) ناظم حلقہ لاہور اشرف وصی صاحب
۶) جنرل (ر) ایم ایچ انصاری صاحب (سوال وجواب)

مبتدی تربیت گاہ میں شریک ایک بزرگ کے تاثرات

بریگیڈیئر (ر) ارشاد اللہ خاں راولپنڈی

یہ تربیت میرے لئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے اور تنظیم کا یہ فیصلہ کہ جلد از جلد یہ تربیت مکمل کی جائے بہت صحیح ہے کیونکہ میرے علم میں بیحد اضافہ ہوا ہے۔

مضامین کا انتخاب اور ان کی ترتیب موثر اور سودمند رہی اور بالخصوص تاریخی شواہد آئندہ لائحہ عمل کے لئے ضروری ہیں دیگر دینی تنظیموں سے مقابلہ بھی بہت ضروری ہے۔ تزکیہ نفس کے لئے اعمال اور دعائیں انتہائی مفید ہیں۔

اساتذہ کا اسلوب یوں لگا گویا ان کو پیشہ ورانہ مہارت ہے مثالوں سے سمجھانا اور تحمل وبردباری سے اپنے نکات بیان کرنا۔ سب ہی انتہائی شفیق اور علم سے مزین۔ محترم رحمت اللہ بٹر صاحب جیسا استاد پاکستان بننے کے بعد سے نہیں دیکھا۔ ان سب کی ترقی ایمان اور درجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں۔

امیر محترم کی ملاقاتوں اور خطابات نے رفقا کے دلوں میں والہانہ محبت کے جذبات پیدا کئے ہیں۔ مولیٰ کریم سے دست بدعا ہوں کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب کو اس نیک مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ عملہ زیریں کی خوش خلقی کا ذکر میں ضروری سمجھتا ہوں۔

نوٹ: ۲۸ سال فوج کی ملازمت میں تقریباً ۱۱ سال کورسز کئے ہیں۔ پی ایم اے' این ڈی سی اور ۳ سال برطانیہ میں پوسٹ گریجویٹ اور مختلف درجوں میں ۷ سال پڑھایا ہے مگر اتنی کامیاب تربیت نہیں دیکھی۔ میری ناقص رائے میں یہ خلوص اور محنت کا نتیجہ ہے۔ اللھم زد فزد

حلقہ غربی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

۲۱ جون کی شام تنظیم اسلامی فیصل آباد شہر کے زیر اہتمام طے شدہ دو روزہ دعوتی پروگرام کے لئے رفقاء دفتر میں اکٹھے ہوئے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد نشست ہوئی جس میں اگلے روز کے پروگراموں کا جائزہ لیا گیا اوع دعوتی خطابات کے لئے رفقاء کی ذمہ داری لگائی گئیں۔ بعد نماز عشاء ناظم حلقہ محترم رشید عمر صاحب نے ہدایات دیں۔ گزشتہ تنظیمی میٹنگ میں طے کیا گیا تھا کہ آئندہ دو روزہ کے لئے فیصل آباد کو ترجیح دی جائے گی کیونکہ فیصل آباد جیسے بڑے شہر میں تنظیم اسلامی کے تعارف اور دعوت کا فقدان ہے۔ چنانچہ اسرہ تاج کالونی کا ذمہ لگایا گیا کہ وہ اس دو روزہ پروگرام کا انعقاد کرے گا۔ اس مقصد کے خاطر اسرہ تاج کالونی نے اپنی تنظیمی میٹنگ میں اس پروگرام کی منصوبہ بندی کی اور مختلف مساجد میں گفتگو کی اجازت کے لئے ساتھیوں کی ذمہ داریاں لگائی۔ یہ اسرہ زیادہ تر نوجوان ساتھیوں پر مشتمل ہے لہٰذا ان کی ضروری رہنمائی اور مدد کے لئے میاں اسلم صاحب امیر تنظیم فیصل آباد اور ملک احسان الٰہی صاحب ناظم بیت المال تشریف لائے اور مختلف مساجد میں ساتھیوں کے ساتھ آئمہ حضرات سے ملاقات کی۔

۲۲ جون کو نماز فجر کے بعد دو مساجد میں دعوتی پروگرام ہوئے۔ کریسنٹ مل کی مسجد میں خان محمد صاحب اور نور پور جامع مسجد مکی اہلحدیث میں رشید عمر صاحب نے بالترتیب ۶۰ اور ۱۵ افراد سے خطاب کیا۔ دفتر میں موجود رفقاء کا تربیتی پروگرام ہوا جس میں میاں اسلم صاحب نے درس قرآن دیا جب کہ ملک احسان صاحب نے درس حدیث پیش کیا۔ بعد ازاں "دعوت دین اور اس کا طریقہ کار" نامی کتاب (از مولانا امین احسن اصلاحی) کے پہلے باب کا اجتماعی مطالعہ اور مذاکرہ کیا گیا۔ راقم الحروف نے اس پروگرام کو کنڈکٹ کیا۔ ۱۱ بجے کے قریب تمام ساتھی دفتر سے روانہ ہوئے اور اسرہ تاج کالونی کی مسجد گلزار مصطفیٰ میں پہنچ گئے۔ یہاں سے تین ٹیمیں رشید عمر صاحب' افضل صاحب اور ملک احسان صاحب کی قیادت میں دعوتی ملاقاتوں کے لئے نکلیں۔ رشید عمر صاحب کی ٹیم نے تقریباً ۱۰ افراد سے انفرادی ملاقاتیں کیں اور دو دفاتر واپڈا اور شماریات میں جاکر بالترتیب ۸ اور ۱۰ افراد کے سامنے دین کی دعوت پیش کی بعد ازاں یہ ٹیم مسجد فاروقیہ پہنچی جہاں امام صاحب سے اجازت لے کر نماز ظہر کے بعد نمازیوں کے سامنے دعوت پیش کی گئی۔ رشید عمر صاحب نے ۲۵ افراد کے سامنے گفتگو کی۔ محمد افضل صاحب کی قیادت میں دوسری ٹیم نے تقریباً ۱۰ افراد سے رابطہ کیا اور لٹریچر دینے کے ساتھ ساتھ ان سے مختصر گفتگو بھی کی۔ ملک احسان صاحب کی ٹیم مسجد ابو ھریرۃؓ اہلحدیث پہنچی۔ جہاں دو افراد سے ملاقات کی گئی اور بعد از نماز ظہر ملک صاحب نے ۶ افراد سے خطاب کیا۔

نماز عصر سے قبل ایک ٹیم خان محمد صاحب کے زیر قیادت واپڈا کالونی روانہ ہوئی جہاں واپڈا کالونی کی دو مساجد میں عصر اور مغرب کے بعد خان صاحب نے بالترتیب ۳۵ اور ۹۰ افراد کے سامنے تنظیم اسلامی کے فکر کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا۔ مزید برآں محمد بشیر زاہد صاحب ڈائریکٹر واپڈا اکیڈمی سے ملاقات کی۔ عصر کی نماز کے بعد پانچ ٹیمیں تشکیل دی گئیں جنہوں نے لوگوں سے محلوں اور دکانوں پر ملاقاتیں کیں اور تنظیم اسلامی کی دعوت اور اس کا تعارفی لٹریچر تقسیم کیا۔ نماز مغرب کے بعد واپڈا کالونی کے علاوہ ۴ مساجد میں دعوتی پروگرام ہوئے۔ جن میں میاں اسلم' فاروق' محمد افضل' اور رشید عمر صاحبان نے گفتگو کی۔ بعد نماز عشاء' عائشہؓ مسجد میں مولانا شریف عثمانی صاحب نے اور دوسری مسجد میں ملک احسان صاحب نے احباب کے سامنے دعوت پیش کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

۲۳ جون کو نماز فجر کے بعد ۳ پروگرام ہوئے۔ مسجد قبا میں ملک احسان صاحب نے گفتگو کی۔ مسجد مجددیہ میں میاں اسلم صاحب نے خطاب کیا جب کہ مدینہ مسجد میں خان محمد صاحب نے دعوت پیش کی۔ الحسینی مسجد میں رفقاء کے سامنے حافظ ارشد صاحب نے درس قرآن پیش کیا۔ بعد ازاں حکیم سعید رفیق تنظیم کے گھر پر ناشتہ کیا گیا۔ ناشتے کے بعد تمام ساتھی دوبارہ دفتر پہنچ گئے۔ یہاں رفقاء کے لئے تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ امیر محترم کی تقریر منہج انقلاب نبویؐ کے آخری مرحلے کی سماعت کی گئی اور بعد میں ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے رفقاء سے سوالات کئے۔ نماز جمعہ کے وقت میاں اسلم صاحب اور خان محمد معمول کے مطابق اپنی اپنی مساجد میں جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے جب کہ ملک احسان صاحب نے طے شدہ پروگرام کے مطابق گلستان کالونی بی بلاک کی مسجد میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کیا اور ۱۲۰ افراد کے سامنے دعوت پیش کی۔

عصر کی نماز کے بعد دو پروگرام ہوئے۔ مسجد نور توحید میں ملک احسان صاحب نے ۵۰ افراد کے سامنے تنظیم اسلامی کی دعوت پیش کی۔ جب کہ مسجد بہار مدینہ گلستان کالونی سے ملحقہ گراؤنڈ میں کارنر میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نقیب اسرہ بھائی محسن ندیم نے انجام دیئے۔ میاں اسلم صاحب نے تنظیم اسلامی کی دعوت سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ خان محمد صاحب نے اس جلسہ سے صدارتی خطاب کیا۔ اس پروگرام کی حاضری ۲۲ رفقاء سمیت ۸۰ احباب زائد رہی۔ اس موقع پر کتابوں کا سٹال بھی لگایا گیا۔ سٹال پر ذمہ داری کے فرائض بھائی عمران زاہد نے ادا کئے۔

اس دو روزہ کے دوران ۱۸ رفقاء شریک سفر رہے جن میں سے بعض نے جز وقتی شرکت کی۔ کل ۱۷ مساجد میں پروگرام ہوئے اور مجموعی طور پر ۷۰۰ کے قریب افراد تک تنظیم اسلامی کا پیغام پہنچایا گیا۔ مقررین نے فرائض دینی کا جامع تصور اور منہج انقلاب نبویؐ کے موضوعات پر گفتگو کی۔ مساجد سے رابطے اور دعوتی پروگراموں کے انعقاد کے ذریعے یہ بات سامنے آئی کہ مساجد میں فرقہ وارانہ تعصب میں کمی آچکی ہے اور مساجد میں گفتگو کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ مزید برآں اقامت دین کے تصور اور انقلاب کے طریقہ کار کے حوالے سے ایک "خلا" موجود ہے لہٰذا ان موضوعات پر گفتگو کو لوگ بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنتے ہیں اور تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مساجد میں گفتگو' کارنر میٹنگز' احتجاجی مظاہروں اور کتب کے سٹالوں کے ذریعے سے تنظیم اسلامی کا پیغام سرعت سے عوامی سطح پر پہنچایا جائے تاکہ خلا کو پر کیا جا سکے۔

مرتب: شاہد مجید

تنظیم میں شمولیت

گجرات (نامہ نگار) تحریک خلافت گجرات کے بزرگ معاون میر محمد شفیع نے امیر محترم کے گجرات دورے کے دوران تنظیم اسلامی پاکستان میں شمولیت اختیار کی۔ لاہور روانگی سے پہلے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہیں قیام کیا۔ میر محمد شفیع کی تنظیم میں شمولیت پر ناظم حلقہ شاہد اسلم' نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ اور امیر تنظیم اسلامی گجرات نے ان کو مبارکباد دی ہے۔

اطلاع برائے دو روزہ پروگرام

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور غربی کے علاقے شاہ خالد ٹاؤن میں حلقہ لاہور ڈویژن کے تحت 21' 22 جولائی بروز جمعہ' ہفتہ دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام منعقد ہوگا۔ رفقائے تنظیم اس دعوتی پروگرام میں شرکت کے لئے ابھی سے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال لیں۔

بقیہ ڈاکٹر اسرار احمد

وجہ سے انسانیت تیزی کے ساتھ تباہی و بربادی کی طرف محو سفر ہے۔ تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن فہمی کا ذوق بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔ قرآن کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کر کے ہی امت مسلمہ اپنے عالمی کردار کو ادا کرنے کے قابل ہو سکتی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
شمارہ ———— 29
جلد ———— 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت لاہور

مدیر: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب وتزئین: شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

پتہ:

تنظیم اسلامی گجرات کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ عام سے ڈاکٹر اسرار احمد' مرزا ندیم بیگ اور عبدالرزاق خطاب کرتے ہوئے' حاضرین جلسہ کا جزوی منظر

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کی دعوتی سرگرمیاں

امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی سفر

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اس عظیم شعر کے مصداق کامل امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت پاکستان جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ہیں۔ جو گھٹنوں کے عارضہ میں مبتلا ہونے کے باوجود پوری آب وتاب اور عزم وہمت سے اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں۔ اور کبھی بھی اس عارضہ کو اپنے مشن کے راستے میں رکاوٹ نہیں بننے دیا اور پاکستان کے قریے قریے میں اذان خلافت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

گزشتہ ماہ جون کی ۲۶ اور ۲۷ کو امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ گجرات کے خصوصی دورے پر تشریف لائے۔ ان کے اس دورے میں ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی عبدالرزاق صاحب بھی شریک تھے۔

۲۶ جون کی دوپہر گجرات آمد کے موقع پر ناظم حلقہ شاہد اسلم کی قیادت میں مرزا ندیم بیگ' عبدالرحمٰن غوث اور عبدالرؤف نے امیر محترم کو اظہار لیمنڈ میں خوش آمدید کیا۔ وہاں سے عبدالرحمٰن غوث صاحب کی رہائش گاہ پر آئے جہاں امیر تنظیم کے قیام کا بندوبست تھا۔

۲۶ جون کو بعد نماز مغرب ضلع کونسل گجرات کے خوبصورت ہال میں امیر تنظیم اسلامی نے "پاکستان کے موجودہ مسائل اور ان کا حل" کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں امت مسلمہ کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ سابقہ امت مسلمہ یعنی یہود پر اللہ کے عذاب کے کوڑے ان کی دین سے بے وفائی کی وجہ سے برسے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے گناہوں کی پاداش میں ان کو تمام جہانوں پر فضیلت والی قوم سے مغضوب علیھم قوم بنا دیا۔ یہود سے پہلے بھی جتنی اقوام نے رسولوں کی دعوت کو رد کیا اللہ نے ان کے ناپاک وجود سے زمین کو پاک کر دیا لیکن یہود کے ساتھ معاملہ پھانسی کے مجرم کا سا ہے کہ جسے پھانسی تو ہو چکی ہے لیکن ابھی پھانسی دی نہیں گئی۔ ان پر اللہ کا عذاب اکبر قرب قیامت میں آکر رہے گا اور اسرائیل حضرت مسیح کے نزول کے بعد یہودیوں کا قبرستان بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ نے ثابت کیا ہے کہ جس نے بھی اللہ کے دین سے روگردانی کی اللہ نے اس پر اپنے غضب کو نازل فرمایا اور اس قوم کو ذلیل ورسوا کر دیا یہی وجہ ہے کہ آج امت محمدؐ پوری دنیا میں ذلیل ورسوا ہے اور اس ذلت کا سبب اللہ کے دین کو چھوڑ کر دنیا کے نظام ہائے زندگی کو اختیار کرنا ہے۔ جب کہ اللہ نے انسان کو جو نظام خلافت عطا کیا ہے اس میں اللہ کی حاکمیت کے علاوہ لوگوں کے حقوق جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظام خلافت انتخابی راستے یا وعظ ونصیحت اور دعاؤں سے قائم نہیں ہو گا اس کے لئے ضروری ہے کہ منظم اور پر امن لوگوں پر مشتمل جماعت کے ذریعے انقلاب برپا کیا جائے۔

جلسہ میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مرزا ندیم بیگ نے انجام دیئے اور تلاوت رفیق گجرات عبدالرزاق نے کی جب کہ جلسہ کی صدارت ناظم حلقہ شاہد اسلم نے کی۔ جلسہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی اور امیر تنظیم کے فکر انگیز خطاب کو نہایت انہماک اور توجہ سے سنا۔ تقریر کے بعد امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

۲۷ جون کو ۱۲ بجے دوپہر امیر تنظیم اسلامی نے گجرات بار کونسل سے خطاب کرنا تھا۔ ڈاکٹر صاحب جب بار کونسل پہنچے تو بار کے صدر چودھری محمد طفیل ھنجرا نے بار کے دروازے پر استقبال کیا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس دن وکلاء پر عائد سیلز ٹیکس کے خلاف مکمل ہڑتال تھی لیکن اس کے باوجود وکلاء کی دو صد کے قریب حاضری تھی۔

تلاوت کے بعد بار کے سیکرٹری محمد فیاض نے ڈاکٹر صاحب کا تعارف پیش کیا اور تعارف کے بعد ڈاکٹر صاحب کو خطاب کی دعوت دی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں بار کے ممبران کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ہڑتال کے باوجود اس کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے سیاست کی اقسام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سیاست بھی تین قسم کی ہوتی ہے۔ پہلے نمبر پر نظری سیاست جو کہ کسی بھی ملک کے دانشور اور صحافی کرتے ہیں' دوسرے نمبر پر انتخابی سیاست جو کہ معروف سیاست ہے اور تیسرے نمبر پر انقلابی سیاست ہے جو نظام کی کامل تبدیلی کی متقاضی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نظری سیاست اور انقلابی سیاست میں شریک ہوں اور انتخابی سیاست کو اس لحاظ سے بہتر نہیں سمجھتا کہ اس کے ذریعے کسی نظام کو بدلا نہیں جا سکتا بلکہ چلایا جا سکتا ہے جب کہ اس وقت ضرورت تبدیلی نظام کی ہے۔

انہوں نے تحریک پاکستان کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحریک پاکستان کے آغاز کی وجہ نہ تو علاقائی' لسانی یا معاشی وجغرافیائی بنیاد تھی بلکہ پاکستان کا اصل صرف اسلام تھا۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ کے نعروں سے گونج اٹھا۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی پاکستان کو مربوط اور مضبوط رکھنے کے لئے اس ملک میں اسلام کے نفاذ کے لئے مخلصانہ کوشش کرنی ہوگی ورنہ اس ملک کے رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قمری حساب سے نصف صدی ہو گئی ہے لیکن پاکستان میں نظام اسلام کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا جس کی وجہ سے آج ملک میں بدامنی' بے چینی اور خوف کی کیفیت کا دور دورہ ہے۔ کراچی میں قتل وغارت گری اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور خدا نہ کرے کہ مشرقی پاکستان کی طرح کہیں کراچی بھی الگ نہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے مسئلہ کا فوری حل پاکستان کے صوبوں کی نئی تشکیل ہے۔ ملکی استحکام کی خاطر ہمیں چاہئے کہ کم از کم ایک کروڑ کی آبادی پر مشتمل ۱۲ صوبے بنائیں جائیں اور مہاجر قومیت کے حقوق کے علمبردار الطاف حسین سے مذاکرات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ملکی حالات کی خرابی کا سب سے بڑا ذمہ دار اس ملک کا جاگیردار طبقہ ہے جو اس ملک پر روز اول سے حکمران ہے۔ جب تک ہم انقلابی جدوجہد کے ذریعے جاگیرداری اور سرمایہ داری کا خاتمہ نہیں کرتے ملک کبھی بھی مضبوط نہیں ہو سکتا۔

آخر میں صدر بار کونسل نے امیر تنظیم اسلامی پاکستان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور امیر محترم کے خطاب کی مکمل تائید کی اور ان کے خیالات کو سراہا۔ اس کے بعد امیر محترم نے وکلاء کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

اس پروگرام کی کامیابی میں بہت بڑا حصہ رفیق تنظیم احمد علی بٹ ایڈوکیٹ صاحب کا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسی روز بعد نماز عصر تنظیم اسلامی ضلع گجرات کے رفقاء نے امیر تنظیم اسلامی سے اجتماعی ملاقات کی۔ ملاقات میں رفقاء نے اپنا تعارف کروایا اور امیر تنظیم سے سوالات کئے جو کہ بلا شبہ اچھے سوالات تھے۔ رفقاء کے اجتماع نے مدیر ندائے خلافت جناب اقتدار احمد مرحوم کی وفات پر امیر تنظیم سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اسی پروگرام میں دس کے قریب نئے رفقاء نے امیر تنظیم سے بیعت سمع وطاعت فی المعروف کی۔ رفقاء کی پچاس کے قریب حاضری کو امیر محترم نے سراہا۔ اس تمام پروگرام میں گجرات کے سب رفقاء نے انتہائی محنت وجانفشانی کا مظاہرہ کیا جس پر اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ جلسہ کی تشہیری مہم بھی قابل تعریف تھی۔ بعد نماز مغرب امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب گجرات سے لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

مرتب: مرزا ندیم بیگ

☆☆☆

مکروہ نظام کے عجائبات

پنجاب اسمبلی کے جاہل قانون ساز

پنجاب کابینہ کے چار وزراء میٹرک پاس' ایک ایف اے فیل' ایک ایف اے پاس اور پندرہ گریجوایٹ ہیں۔ قومی اخبار میں شائع ہونے والی ایک سروے رپورٹ کے مطابق پنجاب اسمبلی کے 248 ارکان میں سے 15 ارکان مڈل پاس ہیں جب کہ 42 ارکان میٹرک' 35 ایف اے اور 60 گریجوایٹ ہیں۔ سروے کے مطابق اکتیس ارکان نے ابھی تک اپنے ضروری کوائف جمع کرانے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی ہے۔ (شاید اس لئے کہ ان کی تعلیمی قابلیت کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے)